آج مالو کے گھر میں بہت چہل پہل ہے۔ چٹّپن اور ان کے اہل خانہ پانچ سال کے بعد گھر آ رہے تھے۔ پانچ سال قبل چٹّپن کو ایک ملک جس کو ابو ظہبی کہتے ہیں، وہاں ملازمت مل گئی تھی۔ اور تب سے ہی وہ وہاں رہ رہے تھے۔ مالو اور اس کے اپا ہوائی اڈے ان کا خیر مقدم کرنے کے لیے گئے ہیں۔ جہاز کے اترنے کے بعد مسافروں کو کچھ دیر انتظار کرنا پڑتا ہے کہ وہ اپنا سامان وصول کر لیں۔ آخر کار چٹّپن، کنّجما اور ان کے دونوں بچے باہر آتے ہوئے دکھائی دے گئے۔ ''کتنے بڑے ہو گئے ہیں شانتا اور ششی،'' اپا نے کہا۔ جلدی ہی بہت سارے سوٹ کیس اور تھیلے ٹیکسی میں لاد دیے گئے اور سب مالو کے گھر کی جانب چل پڑے۔

''شانتا، تم لمبے سفر سے بہت تھکی ہوئی ہوگی؟ اپا نے مجھے بتایا تھا کہ ابو ظہبی ایک الگ ملک ہے، ہندوستان سے کافی دور'' مالو نے کہا۔

برائے استاد: ملیالم میں چٹّپن باپ کا چھوٹا بھائی ہوتا ہے جب کہ کنّجما باپ کے چھوٹے بھائی کی بیوی ہوتی ہے۔

’’ہم تھکے ہوئے نہیں ہیں۔ حالانکہ فاصلہ بہت ہے، ہماری اڑان میں صرف دو گھنٹے لگے۔‘‘ جہاز بہت تیزی سے اُڑتا ہے‘‘۔ شانتا نے کہا

مالو بہت حیران تھی۔ اس کو یاد تھا کہ جب وہ اسکول ٹرپ پر چنئی گئی تھی تو انھوں نے ریل میں تقریباً 12 گھنٹے گذارے تھے۔ اور نقشے پر کوچی اور چنئی بہت نزدیک لگتے ہیں۔ مالو، شانتا اور ششی ہوائی اڈے سے گھر کے راستے میں باتیں کرتے رہے۔ مالو کو یاد آیا کہ اس کو اسکول کے ٹرپ میں کتنا مزہ آتا تھا۔ وہ چاہتی تھی کہ شانتا ابوذہبی سے یہاں تک کے سفر کا سارا حال اسے سنائے۔

ریت چاروں طرف!

مالو نے پوچھا ’’کیا تم نے بہت ساری دلچسپ چیزیں ہوائی جہاز سے دیکھیں؟‘‘

’’زیادہ تر وقت ہم نے صرف بادل دیکھے کیونکہ جہاز بہت اونچائی پر اڑ رہا تھا، بادلوں سے بھی اونچا‘‘ شانتا نے کہا۔

’’بہت اونچائی پر جانے سے پہلے ہم ریتیلے علاقے سے گذر رہے تھے۔ وہ ریت تھی مگر ریت کا رنگ بدلتا جا رہا تھا۔ سفید، بھورا، پیلا، لال، کالا، ہم نے صرف ریت سے بنے ہوئے پہاڑ دیکھے، یہ بالو کے ٹیلے کہلاتے ہیں‘‘۔ ششی نے اضافہ کیا۔

’’میں نے ریت صرف سمندر کے ساحل پر دیکھی ہے،‘‘ مالو نے کہا۔ ’’تب تم کو ہمارے پاس ملنے آنا چاہیے، چٹپّن نے کہا۔ ’’ابوذہبی کے اطراف کے ملک ریگستانی علاقے میں واقع ہیں۔ اگر کوئی تھوڑی دوری تک ہی کار چلا کے شہر سے باہر جائے تو وہ میلوں دور تک ریت ہی ریت دیکھ سکتا ہے۔ کوئی درخت نہیں، کوئی سبزہ نہیں۔ بس ریت۔‘‘

''میں کیرالا میں اپنے گھر کے آس پاس گھنے، سبزی اور ٹھنڈے پانی کے خواب دیکھا کرتی تھی۔'' کجمانے کہا''میں اتنے عرصے کے بعد یہ سب دیکھ کر بہت خوش ہوں۔''

''بچے تو تقریباً بھول ہی گئے ہیں کہ بارش ہوتی ہے تو کیسا محسوس ہوتا ہے۔ تمھیں معلوم ہے ریگستانی علاقوں میں بارش تقریباً نہیں کے برابر ہوتی ہے''، چٹّپن نے کہا۔''پانی وہاں واقعی بہت انمول ہے۔کوئی بارش نہیں، کوئی دریا نہیں، کوئی جھیل نہ کوئی تالاب۔ یہاں تک کہ زمین کے نیچے بھی پانی نہیں ہے''۔ ''لیکن''، ششی نے آگے کہا'' وہاں ریتیلی مٹی کے نیچے ڈھیر سارا تیل ہے۔ان ممالک میں تیل آسانی سے مل جاتے ہیں۔ درحقیقت پیٹرول پانی سے سستا ہے''، چٹّپن نے کہا۔

اس وقت تک ٹیکسی مالو کے گھر پہنچ گئی تھی۔شانتا اور ششی اتنے بہت سارے پھل دار درخت دیکھ کر حیران تھے— ناریل، کیلے، کٹہل، پپیتا، سپاری ...... اتنی بہت سی قسموں کے درخت! ششی نے کہا''ہم وہاں صرف ایک طرح کے درخت دیکھا کرتے تھے— کھجور کے پیڑ۔کیونکہ یہی ایک قسم کا درخت ہے جو وہاں ریگستان میں اگ سکتا ہے ۔ وہاں کھجور سب سے زیادہ عام پھل ہے۔''

عمدہ تحفے اور تصاویر!

جب وہ لوگ سب سے مل چکے تو کنجما نے اپنا سامان کھولا۔ وہ سب کے لیے تحفے لائے تھے۔ انھوں نے سب کو کھانے کے لیے کھجوریں دیں۔ کھجوریں بہت میٹھی اور لذیذ تھیں۔ ششی نے مالو کو کچھ کرنسی نوٹ اور سکے دکھائے۔ شانتا نے سمجھایا کہ جو رقم وہ ابوظہبی میں خرچ کرتے تھے، وہ مختلف تھی اور اس کو 'درہم' کہتے تھے۔ اس کے اوپر کچھ تحریر مقامی زبان 'عربی' میں لکھی ہوئی تھی۔ انھوں نے بہت سی تصویریں بھی اس جگہ کی دکھائیں جہاں وہ رہتے تھے۔ چِٹّپن نے مالو کو ایک گلوب انھوں نے کہا ''مالو، تم اس پر ابوظہبی کیوں تلاش نہیں کرتی؟ کیرالا کو بھی ڈھونڈو''۔ بچے گلوب سے کھیل کر خوش تھے۔ انھوں نے گلوب پر مختلف جگہوں کو تلاش کیا۔ مالو نے چنئی اور کوچی کو بھی ڈھونڈ نکالا۔

شام کو سب برآمدے میں آ بیٹھے۔ انھوں نے ٹھنڈی ہوا کا لطف اٹھایا اور تصویریں دیکھیں۔ انھوں نے دیکھا کہ ابوظہبی میں عمارتیں اونچی تھیں۔ ان میں بہت ساری منزلیں اور بڑے بڑے شیشے کی کھڑکیاں تھیں۔ مالو نے کہا ''تمھیں ان بڑی کھڑکیوں سے ہو کر اچھی ٹھنڈی ہوا ملتی ہوگی''۔ چِٹّپن نے کہا، ''گرمی کی وجہ سے ہم کھڑکیاں نہیں کھول سکتے۔ اندر ایئر کنڈیشنڈ لگا ہوتا ہے جہاں ہم لوگ رہتے ہیں۔ کیونکہ موسم بہت گرم ہوتا ہے، اس لیے لوگ ڈھیلے ڈھالے سوتی کپڑے پہنتے ہیں اور اپنے آپ کو پوری طرح سے ڈھکے ہوئے رکھتے ہیں۔ یہاں تک کہ

دھوپ سے بچنے کے لیے سر بھی ڈھکا ہوا ہوتا ہے۔''

مالو تصویریں دیکھ کر بہت خوش ہوئی اور اپنے چچازاد بہن بھائی سے دوسرے ملک کے بارے میں معلومات حاصل کر کے اسے بہت اچھا لگا۔ وہ برابر اپنے شہر کا موازنہ ابوظہبی سے کر رہی تھی۔ اس نے طے کیا کہ وہ ایک پروجیکٹ رپورٹ ابوظہبی کے متعلق اپنے کلاس کے لیے ضرور بنائے گی۔

گفتگو کرو اور لکھو

- تم بھی ایک چھوٹی سی رپورٹ تیار کر سکتے ہو جس میں ابوظہبی کا موازنہ اس جگہ سے کرو جہاں تم رہتے ہو۔ رپورٹ لکھتے وقت تم مندرجہ ذیل کو استعمال کر سکتے ہو۔ تم اپنی رپورٹ میں تصویریں بھی بنا سکتے ہو یا فوٹوگراف لگا سکتے ہو۔
    - موسم اور آب و ہوا
    - لوگ کیا پہنتے ہیں
    - درخت اور پودے
    - عمارتوں کی قسم
    - سڑکوں پر سواریوں کی بھیڑ (کس قسم کی سواریاں)
    - کھانے پینے کی عام اشیا
    - زبان
- اس بارے میں تمھارا کیا خیال ہے کہ ریگستانی علاقوں میں زیادہ درخت نہیں اگ سکتے؟

____

- کیا تمہارے کوئی رشتہ دار ہیں جو کسی دوسرے ملک میں رہتے ہیں؟

____

◎ وہ کتنے عرصے سے وہاں رہ رہے ہیں؟ وہ وہاں پر تعلیم حاصل کرنے گئے تھے یا کام کے لیے؟ یا کوئی اور وجہ تھی؟

◎ ان کرنسی نوٹوں کو دیکھو۔

ان نوٹوں کی قیمت ہر ایک تصویر کے پاس والے خانے میں لکھو۔

- یہ کس ملک کی کرنسی ہے؟ تمھیں کیسے معلوم ہوا؟

- نوٹ پر تم کس کی تصویر دیکھ سکتے ہو؟

- کیا تم قیمت کے علاوہ کوئی اور نمبر دیکھ سکتے ہو؟

- کیا تمھیں ایسا لگتا ہے کہ دو نوٹوں کے نمبر ایک سے ہو سکتے ہیں؟

- دس روپے کا ایک نوٹ لو اور اسے غور سے دیکھو نوٹ پر تم کتنی زبانیں دیکھ سکتے ہو؟

- بینک کا نام لکھو جو نوٹ پر دیا گیا ہے۔

سکّوں کو ملاؤ

- ان میں سے کتنے سکّوں کو تم پہچان سکتے ہو؟
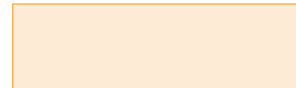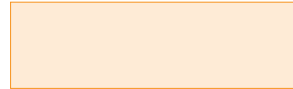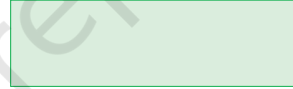
◎ ہر سکے پر قیمت کے علاوہ کیا لکھا ہے؟

◎ ان نوٹوں کی طرف دیکھو۔ کیا یہ سب ہندوستان کے ہیں؟ جو نوٹ ہندوستانی نہیں ہیں، ان کے اطراف دائرہ کھینچو۔ معلوم کرو کہ وہ کس ملک کے ہیں۔